جُز اوّل

بسم الله الرحمن الرحیم

تاریخ: ۲۴مارچ ۲۰۱۳ء

سنت اللہ

ذات باری تعالیٰ کے مقدس افعال، مقدرات اور اظہار سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات

۱۔ ’’یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اُسکی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱۵۔ ص ۲۷۵)

۲۔ ’’اِس عاجز (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہٗ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کردیتا ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد ۳۔ ص ۱۹۰)

۳۔ ’’عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الٰہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے‘‘
(روحانی خزائن جلد ۹۔ ص ۳)

۴۔ ’’اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اُس کا اظہار دُنیا پر کرتا ہے‘‘ (تذکرہ ص ۴۶۶)

۵۔ ’’خدا تعالیٰ کی عادت اُسکے اولیا اور برگزیدوں میں اسی طرح پر جاری ہوئی ہے کہ وہ اپنے ابتداء امر میں دکھ دیئے جاتے ہیں اور اوباش آدمی ان پر مسلط کیئے جاتے ہیں‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱۲۔ ص ۱۹۷)

۶۔ ’’سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے اور اُسکی تکذیب کی جاتی ہے تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ ائمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں۔ سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آئت میں اشارہ فرماتا ہے‘‘
انا ناتی الارض ننقصھامن اطرافھا. (الرعد ۴۲) (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ ص ۱۶۶)

۷۔ الہام۔ ’’قدجرت عادۃ اللہ انہ لا ینفع الاموات الّا الدعاء‘‘
(ترجمہ از مرتب تذکرہ) اللہ تعالیٰ کی عادت اسطرح پر جاری ہے کہ مُردوں کو دُعا کے سوا اور کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔ (تذکرہ ص ۳۳۹)

۸۔ ’’اگر سنت اللہ اور امر الٰہی اِس طرح پر نہ ہوتا کہ ائمۃ الکفر اخیر میں ہلاک ہوا کریں تو اب بھی بڑے بڑے مخالف جلد تباہ ہو جاتے لیکن چونکہ بڑے مخالف جو ہوتے ہیں اُن میں ایک خوبی عزم اور ہمت اور لوگوں پر حکمرانی اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے اِس واسطے ان کے متعلق

یہ امید بھی ہوتی ہے کہ شائد لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑ کر توبہ کریں اور دین کی خدمت میں اپنی قوتوں کو کام میں لاویں''
(تذکرہ ص ۳۴۸)

۹۔ ''ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اُسکے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے'' (تذکرہ ص ۴۲۷)

۱۰۔ ''خدا کی عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے کہ پیشگوئی کے بعض اجزا کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض کو مخفی رکھتا ہے پس جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہوتے ہیں مخفی حصہ کو اپنے انکار کے لئے سند پکڑتے ہیں اور جو حصہ ظاہر ہو اُس سے منہ پھیرتے ہیں اور فکر نہیں کرتے کہ شائد وہ امتحان ہو ان کیلئے''
(روحانی خزائن جلد ۱۶۔ ص ۱۴۳۔۱۴۴)

۱۱۔ ''سو جیسا کہ اُسکی قدیم سے سنت ہے ہمارے اس زمانہ میں جو ایسے ہی حالات اور علامات اپنے اندر جمع رکھتا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر اس تجدید ایمان اور معرفت کیلئے مبعوث فرمایا ہے'' (روحانی خزائن جلد ۱۷۔ ص ۳۴۸)

۱۲۔ ''خدا کی عادت ہے کہ وہ ایسے بندوں کو بھیجا کرتا ہے جنہیں اس دین کی تجدید کے لئے پسند فرمالیتا ہے''۔ (روحانی خزائن جلد ۱۸۔ ص ۲۴۷)

۱۳۔ ''ہمیشہ اسی طرح پر سنت اللہ ہے کہ جب کوئی فیصلہ زمین پر نہیں ہوسکتا تو اُس مقدمہ کو جو اُسکے کسی رسول کی نسبت ہوتا ہے خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور آپ فیصلہ کرتا ہے'' (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ ص ۱۸۸)

۱۴۔ ''یہ بھی سنت اللہ ہے کہ ہر ایک شخص جو خدا کی طرف سے آتا ہے بہت سے کوتاہ اندیش ناخدا ترس اُسکی ذاتیات میں دخل دے کر طرح طرح کی نکتہ چینیاں کیا کرتے ہیں کبھی اُسکو کاذب ٹھہراتے ہیں۔ کبھی اُسکو عہد شکن قرار دیتے ہیں اور کبھی اُسکو لوگوں کے حقوق تلف کرنے والا اور مال خور اور بد دیانت اور خائن قرار دیتے ہیں۔ کبھی اُسکا نام شہوت پرست رکھتے ہیں اور کبھی اُسکو عیاش اور خوش پوش اور خوش خور سے موسوم کرتے ہیں اور کبھی جاہل کر کے پکارتے ہیں اور کبھی اُسکو ان صفت سے شہرت دیتے ہیں کہ وہ ایک خود پرست متکبر، بد خلق ہے۔ لوگوں کو گالیاں دینے والا اور اپنے مخالفین کو سب وشتم کرنے والا، بخیل زر پرست کذاب، دجال بے ایمان خونی ہے۔ یہ سب خطاب اُن لوگوں کی طرف سے خدا کے نبیوں اور مامورین کو ملتے ہیں جو سیاہ باطن اور دل کے اندھے ہوتے ہیں'' (روحانی خزائن جلد ۱۷۔ ص ۴۴۸۔۴۵۰)

۱۵۔ ''یہ قطعی اور یقینی اور مُسلّم سنت الٰہی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی کتاب میں کسی قوم یا جماعت کو ایک بُرے کام سے منع کرتا ہے یا نیک کام کیلئے حکم فرماتا ہے تو اُس کے علم قدیم میں یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ اُس حُکم کی مخالفت بھی کریں گے'' (روحانی خزائن جلد ۲۰۔ ص ۱۴۔۱۵)

۱۶۔ ''مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اسلئے اُس نے ہر یک صدی پر اس باغ کی نئے سرے آبپاشی کی اور اُس کو خشک ہونے سے بچایا۔ اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کوئی بندہ خدا اصلاح کیلئے قائم ہوا جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے

۱۷۔ رہےاوراُن کوسخت ناگوارگذراکہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہوجواُنکی رسم اور عادت میں داخل ہوچکی ہےلیکن خداتعالیٰ نے اپنی سنت کونہ چھوڑا'' (روحانی خزائن جلد۲۰۔ ص ۲۰۳)

۱۸۔ ''یہ عادت اللہ ہے کہ جب خداتعالیٰ کسی قوم کوکوئی حکم دیتا ہے یااُن کوکوئی دعاسکھلاتا ہےتواُس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ بعض لوگ اُن میں سےاس گناہ کے مرتکب ہونگے جن سےاُن کومنع کیاگیا ہے'' (روحانی خزائن جلد۲۰۔ ص۲۱۴)

۱۹۔ ''اس سنت اللہ کوبھی یادرکھنا چاہیئے کہ خداتعالیٰ کی طرف سے جوکوئی پیشگوئی کسی عظیم الشان مرسل کے آنے کے لئے ہوتی ہے۔ اسمیں ضرور بعض لوگوں کیلیئے ابتلاءبھی مخفی ہوتاہے'' (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۴۶)

۲۰۔ ''عادت اللہ ہمیشہ سےاسی طرح پرجاری ہے کہ جب دنیاہرقسم کے گناہ کرتی ہےاور بہت سے گناہ ان کےجمع ہوجاتے ہیں تب اس زمانہ میں خدااپنی طرف سے کسی کومبعوث فرماتا ہے'' (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۱۶۴)

۲۱۔ ''یہ عادت اللہ قدیم سے جاری ہے کہ اُسکی پیشگوئیوں میں کوئی حصہ متشابہات کا ہوتا ہےاورکوئی بینات کا'' (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۵۷۲)

۲۲۔ ''وان اللہ یبعث علیٰ کل راس مائة مجدّد الدین و کذالک جرت سُنت المعین'' (روحانی خزائن جلد۸ ص۳۸۳)
ترجمہ از ناقل: اللہ تعالیٰ ہرصدی کے سرپرایک شخص کومجدّد دین بناکرمبعوث فرماتا ہےاوراُسکی یہ معین سنت یوں ہی جاری ہے۔

۲۳۔ ''عادت اللہ اسی طور پرجاری ہے کہ جب کوئی بات اُس کی طرف سے پیدا ہوتی ہےتولوگ اُس کوتعجب انگیزہی سمجھتے ہیں'' (ملفوظات جلددوم ص۳۹۵)

۲۴۔ ''یہ بھی ایک عادت اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب خداتعالیٰ کے نشانات کوکھینچتی ہے'' (ملفوظات جلد۲۔ ص۵۴۷)

۲۵۔ ''کپڑا پہنتے ہیں تواُس کی بھی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طریق پرنئی ذریت کوتازہ کرنے کیلیئے سُنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پرمجدد آتا ہے'' (ملفوظات جلد۳۔ ص۸۷)